Date May-5-23 **Islamiat Paper**

PMS-Punjab-003
Samra Nazir

س 1: اسلام کے انسانی حقوق کے نظام کی وضاحت کریں۔ اسلام میں عورتوں کی عظمت کو یقینی بناتا ہے۔ تفصیلاً بیان کریں۔

تعارف:

انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا تصور بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے وقار، احترام اور مساوات پر مبنی ہے۔ اسلام میں حقوق پر قرآن میں بہت زور دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **"ولقد کرمنا بنی آدم"** (بنی اسرائیل: 70)

ترجمہ: اور ہم نے اولاد آدم کو سب سے زیادہ عزت عطا کی۔

اسلام میں حقوق قرآن کے حوالے سے ہیں۔ [illegible] ارشادات ہیں۔ میثاق مدینہ، اعلان مکہ اور خطبہ حجۃ الوداع۔ ان تمام میں اسلام کی طرف سے دیئے گئے انسانی حقوق بیان ہوئے ہیں۔ اسلام ہر طرح سے انسان کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ ہر طاقت انسانی حقوق میں اگر دیکھا جائے تو چند اہم باتیں ملیں گی۔ اس کے برعکس [illegible] جو انسانی حقوق [illegible] وہ بہ صرف انتہائی جامع [illegible] ہیں۔ جو امریکہ کے قوانین اور [illegible] زندگی انسانیت توڑتی اور [illegible] اساس سے عبارت ہے۔

[illegible] اسلام سے پہلے [illegible] بلکہ [illegible] بھی ایسے [illegible] حقوق [illegible] عورتوں کا کیا حال [illegible] دیا جاتا تھا۔ عورتوں کے ساتھ بھی وحشیانہ سلوک ہوتا [illegible] اسلام کی آمد کے بعد یہ سب کچھ ختم ہو گیا۔ عورت کو عزت دی گئی۔ اسے وراثت میں حقدار ٹھہرایا گیا۔ غلاموں کو ان کے حقوق سے نوازا گیا۔ الغرض اسلام انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔

حقوق کا مفہوم:

حقوق "حق" کی جمع ہے۔ اسلام میں بنیادی حقوق کا تصور [illegible] سے شروع ہوتا ہے۔ ارشاد رسول ہے:

"تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے"

Hi there, you have got potential
But you need to make elaborative headings
Question mark means you have written something which is either not asked or you did not elaborate it properly
Try to manage your time and attempt all questions
Try to make headings in your note questions as well
Try to focus more on the asked part
Avoid cutting and use both blue and black coloured pens
Good luck!

Scanned with CamScanner

Date

اسلام میں عورت کا مقام:

اسلام نے جو مقام عورت کو دیا۔ وہ دنیا کے کسی مذہب نے نہیں دیا ہے۔ اسلام کے ذریعے عورت کی زندگی کو تحفظ دیا گیا ہے۔ اسلام نے عورت کے معاشی حقوق، وراثت، نکاح اور طلاق، تعلیم، علاج کے حوالے سے تحفظ فراہم کیا ہے۔ عورت کی تذلیل کرنے والے زمانہ جاہلیت کے قدیم رسم و رواج جو دور حقیقت بن گئے تھے۔ اسلام نے ان سب کو باطل کر کے عورت کو عزت بخشی۔ اسلام نے عورت اور مرد دونوں کو اجر میں برابر قرار دیا۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"ان کے رب نے ان کی التجا کو قبول کر لیا۔ کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا۔ چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔"

(سورۃ آل عمران: 195)

قرآن مجید میں عورت کے حقوق و فرائض کو بیان کیا گیا۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

ولهن مثل الذي عليهن بالمعروف (البقرہ: 228)

عورتوں کے لیے اسی طرح کا حق ہے۔ جیسے ان پر فرض ہے۔ معروف طریقے سے۔

قرآن مجید میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وعاشروهن بالمعروف" (النساء: 19)

عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو۔

قبل از اسلام عورت کا کوئی مقام نہیں تھا۔ اسے حقوق وراثت میں نہیں دیئے جاتے تھے۔ لیکن اسلام نے عورت کو مردوں کے مساوی حقوق عطا کر کے عورت کو تحفظ فراہم کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکوں کا حصہ ہے اور ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکیوں کا بھی حصہ ہے اور یہ حصے اللہ کی طرف سے مقرر کئے ہوئے ہیں۔"

(سورۃ النساء: 7-8)

اللہ کی طرف سے عورت کو لباس قرار دیا گیا۔ فرمایا گیا۔

"هن لباس لكم وانتم لباس لهن" (البقرہ: 187)

وہ تمہارا لباس ہیں۔ اور تم ان کے لیے لباس ہو۔

Scanned with CamScanner

اسلامی معاشرے میں آغاز سے ہی عورت کو عزت دی گئی ہے۔ عورت ماں کے روپ میں ہو
بہن، بیوی یا بیٹی کے روپ میں ہو۔ اسلام ہر حیثیت سے اس کی قدر و منزلت عطا کرتا
ہے۔

عورت بحیثیت ماں:

اسلام میں ماں کو بلند درجہ دیا گیا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ **"جنت ماں کے قدموں تلے ہے"** بخاری کی روایت ہے۔ کہ کسی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ کی خوشنودی کا باعث سب سے زیادہ بنتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ **"نماز کو وقت پر ادا کرنا"** تو اس نے پوچھا اس کے بعد کونسا عمل اللہ کے ہاں مقبول ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ **"اپنے ماں باپ سے حسن سلوک کرنا۔"**
قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ اسے اس کی ماں نے اپنی کوکھ سے جنم دیا ہے۔
اور اس عمل کے دوران اس نے بڑی تکالیف برداشت کیں ہیں۔ دن رات جاگ کر اپنی پرواہ کیے بنا پال پوس کر بڑا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو۔ اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔" (بنی اسرائیل: 24)

عورت بحیثیت بیوی:-

اسلام نے عورت کو بحیثیت بیوی مقام دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلی حقیقت جس پر پردہ کشائی کی گئی ہے۔ یہ ہے کہ

ومن کل شیء خلقنا زوجین

اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے۔ (الذاریات: 49)

روئے زمین پر حیوانوں، انسانوں سب کو جوڑوں کی صورت میں پیدا کیا گیا۔ عورت و مرد کو سکون قرار دیا۔ عورت اور مرد یعنی کہ میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ھن لباس لکم وانتم لباس لھن (البقرہ: 187)

تم ان کے لیے اور وہ تمہارا لباس ہیں

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے۔ اور اللہ کے حکم سے ان سے نکاح کر کے ان کو اپنے اوپر حلال کیا ہے۔ الغرض ان کے حقوق تم پر اور تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے

Date

بستر پر کسی غیر مرد کو نہ آنے دیں - اور نہ ہی اپنے گھروں میں کسی ایسے شخص کو داخل ہونے دیں - جنکی آمد تم کو پسند نہ ہو - انھیں کھلی بے حیائی کے کاموں کا ارتکاب نہیں کرنا چاہئے - ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ - کیونکہ وہ گھروں میں تمہاری حیثیت نگران ہیں - ان کے پاس اپنا کچھ نہیں ہوتا ہے - اے اللہ گواہ رہنا کہ میں نے ان تک سب کچھ پہنچا دیا -

نبی کریم ﷺ اپنی ازواج سے سب سے زیادہ حسن سلوک فرماتے تھے -

حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ سے پوچھا - ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے - تو آپ ﷺ نے فرمایا -

جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ، جب تم لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ اور اس کے چہرے پر مت مارو - اسے بھلا برا یا بد صورت مت کہو - اس سے علیحدگی اختیار کرنی ہو تو گھر میں ہی کرو -

(ابو داؤد)

عورت بحیثیت بیٹی :-

قبل از اسلام اگر کسی کے ہاں بیٹی کی پیدائش ہوتی تھی تو وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا تھا - اسکو زندہ درگور کر دیتا تھا - تاکہ لوگ اسکی عزت پر لیکن اسلام نے ان تمام رسومات کو دفن کر دیا - اور بیٹی کو مقام عطا فرمایا -

نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہؓ سے اس قدر محبت فرماتے تھے کہ جب سیدہ فاطمۃ الزہرہ تشریف لاتیں تو نبی کریم ﷺ اٹھ کر کھڑے ہوتے تھے -

آپ ﷺ نے فرمایا جس نے فاطمہ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی - فاطمہ میرے جگر کا گوشہ ہے -

اللہ نے فرمایا -

جب میں کسی شخص سے خوش ہوتا ہوں تو اسے بیٹی عطا کرتا ہوں - یعنی بیٹی رحمت - بیٹی کو رحمت قرار دیا ہے -

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا - جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش و تربیت کی - وہ بالغ ہو گئیں - قیامت والے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ہوں گے - آپ ﷺ نے دو انگلیاں ملا کر بتایا -

اسلام نے بیٹی کو وہ مقام عطا فرمایا - جو زمانہ قبل سے پہلے گناہ تصور کیا جاتا تھا -

Date

عورت بحیثیت بہن:

اسلام نے عورت کو بحیثیت بہن بھی بہترین مقام عطا فرمایا۔ ایک جنگ کے موقع پر حضرت محمدؐ کی رضاعی بہن شیماء کو بھی لایا گیا۔ ان پر سختی کی گئی۔ تو انہوں نے کہا کہ تم نہیں جانتے کہ میں تمہارے صاحب کی رضاعی بہن ہوں۔

انہوں نے ان کی بات تسلیم نہ کی۔ اور نبی کریمؐ کی خدمت میں پیش ہوئے تو حضورؐ نے پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کوئی نشانی دکھاؤ۔ تو انہوں نے ~~انہوں~~ دانت کے کاٹنے کا نشان دکھایا۔ تو آپؐ نے پہچان لیا۔ اس کے لیے اپنی چادر بچھائی۔

اسے بٹھایا۔ اور اس کو اختیار دیا کہ چاہو تو یہیں ٹھہر جاؤ، چاہو تو واپس چلی جاؤ۔ تو اس نے کہا کہ واپس جانا ہے۔ تو نبی کریمؐ نے اسے انعام و اکرام دے کر عزت کے ساتھ واپس بھیج دیا۔

الغرض اسلام نے ہر طرح سے عورت کو وہ مقام عطا فرمایا جو اسلام سے قبل عورت کو نہیں دیا گیا تھا۔

خلاصۂ بحث:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے عورت کو بہترین مقام و مرتبہ دیا۔ اسلام سے پہلے عورت کو جانوروں کی طرح رکھا جاتا، اسے مارا جاتا، زندہ جلا دیا جاتا۔ دفن کر دیا جاتا۔ لیکن اسلام نے عورت کو ہر طرح سے تحفظ فراہم کیا۔ یہاں تک کہ اگر عورت کماتی بھی ہے تو اس کی کمائی پر کوئی حق نہیں اس کے شوہر کا۔ وہ اسے اپنی مرضی سے استعمال کر سکتی ہے۔ اسلام نے جو حقوق قرآن میں متعین ہیں وہ حقیقی اور شاندار حقوق ہیں جن کو اختیار کیے بنا کوئی چارہ نہیں ہے۔

Focus on the first part as well

س ۲: دین کا مفہوم، اس کی اہمیت اور کسی فرد، معاشرے یا ریاست کے لیے اس کی کیا اہمیت ہے۔ وضاحت کریں۔

تعارف: عام طور پر لوگوں کے ذہن میں جو اسلام کا تصور آتا ہے وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ یہ ایک مذہب ہے۔ جو آج سے چودہ سو سال پہلے نبی کریمؐ کے ذریعے متعارف کروایا گیا۔ گویا غیر مسلم کے نزدیک اسلام کی ابتدا یہیں سے ہوئی۔ آپ یہیں سے اندازہ لگا سکتے ہیں

Scanned with CamScanner

Date

دین کا لغوی معنی:-

عربی زبان کا یہ لفظ اپنے اندر کئی معنی رکھتا ہے۔ اس کے اندر ایک معنی غلبہ اور بلندی کے ہیں۔ دوسرے معنی اطاعت اور غلامی کے جبکہ تیسرے معنی جزا اور بدلہ کے ہیں۔ اور چوتھا معنی طریقہ، طرزِ فکر و عمل ہے۔ یعنی کہ دین سے مراد زندگی گزارنے کا طریقہ، طرزِ فکر و عمل ہے جس کے مطابق ہم دنیا میں اپنی زندگی گزارتے جا رہے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم:

اصطلاحی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو دین کا مطلب محض ایک طرزِ عمل نہیں جیسے اور بہت سے لوگ زندگی گزارتے جا رہے ہیں۔ بلکہ اسلام کے مطابق ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ بلکہ اسلام ہی ایک حقیقی مذہب اور صحیح طریقِ زندگی ہے۔

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت:-

اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ کسی طرزِ عمل کے بغیر زندگی گزارنا ناممکن ہے۔ زندگی گزارنے کے لیے کسی نہ کسی طریقے پر چلنا پڑتا ہے۔ انسانی زندگی اصول و ضوابط کی محتاج ہے۔ جب تک انسان کے پاس کوئی راستہ نہیں ہوگا۔ وہ ایک جگہ ہی رہے گا یا بھٹک جائے گا۔ بالکل اسی طرح انسان کو زندگی گزارنے کے لیے ایک پہلو کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ ایک راہ اختیار کرنی پڑتی ہے۔ جس پر چل کر وہ اپنی زندگی کے مسائل کو حل کر سکے اور ایک خوشگوار زندگی گزار سکے۔ دین بھی انسانی زندگی میں یہی اہمیت رکھتا ہے جس پر چل کر وہ اپنی زندگی کو بہتر طریقے سے گزار سکتا ہے۔ اسی سے منزل حاصل کرتا ہے۔ انسان کے لیے اسلام ہی بہترین دین ہے جو کہ زندگی کا مکمل احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس کے سوا ہر طریقِ زندگی خلافِ حقیقت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اے پیغمبر کہہ دو کہ اصلی ہدایت صرف اللہ کی ہدایت ہے

(الانعام: 71)

زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ کے علم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمام حقیقتوں کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

إن الله لا يخفى عليه شيء في الأرض ولا في السماء

درحقیقت اللہ سے نہ زمین کی کوئی چیز چھپی ہوئی اور نہ ہی آسمان کی۔ (آل عمران: ۵)

انسان کے لیے یہی راستہ بہتر ہے کہ وہ اللہ کے بنائے ہوئے راستوں پر چلے کیونکہ اللہ کی بنائی حدود سے اگر تجاوز کیا جائے تو انسانی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ انسان اپنی آخرت تباہ کر سکتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا۔

ومن يتعد حدود الله فقد ظلم نفسه

جو اللہ کی مقرر کردہ حدوں سے بڑھے اس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ (الطلاق : ۲)

دین ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں کو احاطہ کرتا ہے۔ جس میں عقائد، عبادات، اخلاقیات اور معاملات سمیت زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔ کہ قرآن محض دین نہیں کہہ رہا ہے بلکہ **"الدین"** کہہ رہا ہے۔ یعنی کہ مکمل دین جو کہ مکمل ضابطہ حیات ہے۔

انسان دین کے بغیر اچھی زندگی نہیں گزار سکتا ہے۔

انسان کے پاس ایسا کوئی طریقہ نہیں جس سے وہ اپنا الگ دین بنا سکے۔ دنیا میں مختلف خطوں میں لوگ یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ان کا مذہب بہترین ہے۔ کیونکہ کسی نہ کسی میں کمی ہے۔ جبکہ اللہ کا بنایا راستہ دین اسلام ایک بہترین راستہ ہے۔

اللہ نے انسان کو عقل عطا کی ہے۔ تاکہ وہ اپنی عقل کو استعمال کر کے اپنی زندگی گزارنے کا بہترین راستہ چن سکے۔ انسان اپنی عقل کے ذریعے چاند تک پہنچ چکا ہے۔ وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ نے انسان کو عقل و شعور عطا کیا ہے۔ دین کے ذریعے، قرآن کے ذریعے۔

بقول اقبالؒ

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغِ راہ ہے منزل نہیں ہے

انسان قرآن کے ہوتے ہوئے سائنسی مشاہدات و تجربات پر منحصر ہے۔ کیونکہ سائنس آج جو بھی بتاتی ہے۔ اسلام میں قرآن چودہ سو سال پہلے بتا چکا ہے۔ سائنس نے جو تجربات قرآن کی تعلیمات سے کی ہے۔ جیسے عملی انسانی زندگی کو مکمل میں کر سکتی ہے۔ نہ ہی وہ کوئی مشاہدہ و تجربہ کر سکتی ہے۔ بہترین زندگی کے لیے انسان کے پاس کوئی ضابطہ حیات ہو کوئی راستہ ہو نا چاہئے۔

خلاصہ بحث:

اللہ کی ذات محض پیدا کر ڈالنے والی ہی نہیں بلکہ رہنمائی کرنے والی بھی ہے۔ اس نے موجودات عالم میں سے ہر چیز کو ہدایت بخشی۔ چونکہ اس فطرت کے لحاظ سے اس کے لیے ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ اس نے ہر چیز کو تخلیق کیا اور ہدایت عطا کی۔

اللہ تعالیٰ مخلوقات کی ہدایت بھی کرتا ہے۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ زندگی کے ہر پہلو میں۔ انسان ہدایت کے بغیر بہترین زندگی نہیں گزار سکتا۔ لہٰذا انسان کے لیے بہترین طریقہ کار یہی ہے کہ وہ خود سری انا چھوڑ کر اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو کر دل جھکا دے اور حسن جامع اور مکمل نظام زندگی نظام الدین کی ہدایت دی ہے۔ اس نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے بھیجی۔ اسکی پیروی کر کے انسان دنیا و آخرت کی زندگی کو بہتر بنا سکے۔ اور کامیاب ہو سکے۔

Date

سوال 29: مندرجہ ذیل میں سے کسی دو پر تفصیلی بحث کریں۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر:

امر بالمعروف کا فریضہ ایک اہم عبادت ہے جس کا حکم اللہ نے دیا۔ امر بالمعروف یعنی کہ نیکی کی راہ دکھانا۔ برائی سے روکنا اور نیکی کا حکم دینا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے۔ اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔"
(آل عمران: 104)

اس کے علاوہ ایک جگہ فرمایا گیا
"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو کہ تم نیک کاموں کا حکم کرتے ہو۔ اور بری باتوں سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"
(آل عمران: 110)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسلام کے قوانین میں سے دو اہم قانون ہیں۔ صرف اسلام ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب بھی اچھائی و برائی کی تلقین کرتے ہیں۔

امر یعنی کہ حکم دینا۔ معروف یعنی کہ اچھا، نیک کام۔ اور المنکر مطلب ناپسندیدہ عمل وغیرہ۔

اسلام ہمیں صرف انسانوں کے متعلق ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم نہیں دیتا بلکہ جانوروں کے ساتھ بھی اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے۔

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ دوسرے کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا۔ تو مطلب اس کا دل دینی ایمان سے خالی ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی بڑی فضیلت ہے۔ قرآن میں سات سو سے زیادہ جگہ نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے بارے میں تلقین کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ بھی لوگوں کو نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے کی تلقین کی۔

Scanned with CamScanner

Making headings in note as well

Date / /

کہا گیا ہے کہ اگر تم میں کوئی برا عمل ہوتا ہوا دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتے تو اسے زبان سے روکیں۔ اور اگر زبان سے بھی نہیں روک سکتے تو دل میں برا جانیں اور یہ ایمان کا سب سے کمزور ترین درجہ ہے۔

غلط کاموں میں خاموش رہنے والا شیطان گونگا شیطان ہے۔ جو لوگ غلط کاموں پر خاموش رہتے ہیں۔ اور روکتے نہیں تو ایسے لوگوں کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور ایسے لوگ اللہ کے غضب کی زد میں ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف اگر دل زندہ ہوتا ہے۔ تو وہ اللہ اور رسول کے حکم کی نافرمانی ہوتی نہیں دیکھ سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں۔ زکوٰۃ دیں۔ اچھے کاموں کا حکم کریں۔ برے کاموں سے روکیں۔ اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔"
(الحج: 41)

اللہ تعالیٰ کبھی بھی نیک کاموں کو ضائع نہیں کرتا ہے۔ اللہ کا غضب تو ان لوگوں پر ہوتا ہے جو اسکی نافرمانی کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ ھود کی آیت نمبر 117 میں فرمایا گیا:

"تیرا رب ایسا نہیں کہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کر دے۔ اور وہاں کے لوگ نیک کام کرتے ہوں۔"

نیکی کا حکم دینے والے اللہ کے نزدیک پسندیدہ انسان ہیں۔ اور برائی پر خاموش رہنے والے اور کوئی ردعمل نہ دینے والے شیطان کہلاتے ہیں۔ وہ ایمان کے کمزور ترین درجے پر ہیں۔

اللہ کی طرف سے نماز کا حکم دیا گیا، زکوٰۃ کا حکم دیا گیا۔ اور فرمایا گیا

"بے شک نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے معاشرے میں ہونے والی برائی کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اسے روکیں۔ ظالم کو برا کہیں پسند نہ کریں۔ نہ اسکا ساتھ دیں۔ ایسا کرنے والوں کے لئے آخرت میں عذاب تیار کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

جس طرح اسلام نے مسلمانوں کو حقوق دے کر قرآن سے نوازا ہے۔ بالکل اسی طرح غیر مسلموں کو حقوق عطا کیے گئے ہیں۔ ان سے حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ نا روا سلوک نہ کرنے کا کہا گیا ہے۔ دین اسلام نے پہلی اسلامی ریاست مدینہ منورہ میں غیر مسلموں کو جو حقوق عطا کیے وہ آج کی دنیا میں بے حد مقبول اور روشن خیال ہیں۔ اس حوالے سے فرمایا گیا۔

لا اکراہ فی الدین۔ (البقرہ: 256)

دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔

جس طرح ایک مسلمان کی زندگی کو محفوظ بنانے کے لیے تحفظ فراہم کیے گئے ہیں بالکل اسی طرح ایک غیر مسلم شہری کو بھی زندگی کا تحفظ فراہم کرنا اسلامی ریاست کا فرض ہے۔ نبی کریم نے فرمایا۔

غیر مسلموں کی حفاظت اور ان کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے۔

امام ابو حنیفہ نے فرمایا۔

یہودی، عیسائی، مجوسی کی دیت ایک مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔

اس کے علاوہ ان کی نجی زندگی میں بھی دخل اندازی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ حق ایک مسلم اور غیر مسلم دونوں کو دیا گیا ہے۔

مال کی حفاظت کا حکم بھی اسلامی ریاست کا فرض ہے۔ ایک غیر مسلم شہری کا مال بھی اتنا ہی محفوظ ہونا چاہیے جتنا کہ ایک مسلم شہری کا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

" اموالھم کاموالنا "

ان کے مال ہمارے مالوں کی طرح ہیں۔

مذہبی آزادی بھی غیر مسلم کو ویسے ہی حاصل ہے۔ جیسے کہ ایک مسلم کو ہے۔ اسی طرح سے اختیار ملکیت میں بھی غیر مسلم کو حق حاصل ہے۔ وہ ہر طرح کا پیشہ اختیار کر سکتے ہیں۔ قانونی طور پر غیر مسلموں کو حقوق حاصل ہیں۔

Scanned with CamScanner

حقوق میں بھی برابری دی گئی۔

اور یہودیوں کی ذیلی شاخوں کو بھی اصل یہودیوں کے برابر حقوق حاصل ہیں۔

(آرٹیکل نمبر ۴۰)

مدینہ میں حقوق بھی غیر مسلموں کو دیئے گئے۔ اس بارے میں کہا گیا کہ

"اسلام میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو مسمار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے عبادت گاہوں کو تباہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق مسلمانوں کے حقوق سے زیادہ ہیں۔ اسمبلی میں بھی ان کو زیادہ نشستیں دی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ غیر مسلموں میں قصاص کا حق بھی دیا گیا ہے۔

اور جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے اور ثبوت پیش ہو تو اس سے قصاص لیا جائے۔ مگر اس کے مقتول کا ولی خون بہا پر راضی ہو۔ اور تمام انسان دائرہ اسلام میں رہ سکیں گے۔ اور اس کے سوا کوئی اور بہتر جائز نہیں ہوگا۔

خواتین کو بھی تحفظ دیا گیا۔

اور کسی عورت کو اس کے خاندان کی جائیداد سے حصہ دیا جائے۔

حاصل بحث

اسلام نے تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ چاہے ان کا تعلق کسی بھی قوم، نسل یا علاقے سے ہو۔ مغرب میں انسانی حقوق کا آغاز 1215ء سے میگنا کارٹا سے ہوتا ہے۔ جبکہ اسلام میں پہلا انسانی حقوق کا تحفظ پہلی وحی سے ہوتا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں نہ صرف انسانی حقوق کی بات کی بلکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا بھی حکم دیا گیا۔ ان تمام حقوق کو مدنظر رکھ کر اس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔

Scanned with CamScanner

Date

درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) Hazrat Uzair A.S (حضرت عزیر علیہ السلام)

(ii) To rest

3:- 6

4:- Al-Sirah al-Nabawiyyah

5:- Abu Sufyan

6:- Hazrat Umar Ibn Khattab

7:- Salaat

8:- Saif-ur-Rahman Mubrikpuri

9:- 10th

10:- Dr Qibla Ayaz

11:- 571 AD

12:- Qaswa

13: Umal Momneen Hazrat Zainab R.A

14:- Abu Hanifa and Imam Shifani

15:- Al-~~Khaf~~ Kahf

16:- As-Saff

17:- Darling

18:- Muhammad Ismaeel

19:- Laying

20:- one sixth

Scanned with CamScanner